Darul Iftaa
Madrasah Ariful Uloom
ST 11 METROVILLE 3 BLOCK 1 SCEME 33 GULZAR HIJRI KARACHI
For online Islamic fatwas, visit our website.
www.arifululoom.org

دارالافتاء
مدرسہ عارف العلوم رجسٹرڈ کراچی پاکستان
ایس ٹی 11 میٹروول 3 بلاک 1، اسکیم 33 گلزار ہجری کراچی
0322-6444659 0333-6444659

عنوان: ایک وارث اپنا حصہ کسی کو ہدیہ کر سکتا ہے نہ کہ دوسرے کے حصے کو		
کتاب: ہدیہ	باب: صحیح اور غیر صحیح ہدیہ	فصل:۔
فتوی نمبر: 546	تاریخ: 12 ربیع الاول 1448ھ / 26 اگست 2026ء	

سؤال: میرا نام عظمی اقبال ہے۔ میرے شوہر کی وفات 2022 میں ہوئی۔ ان کے والدین حیات ہیں۔ ان کی والدہ ٹھیک ہیں، جبکہ میرے سسر بستر پر ہیں، ان کی یادداشت ختم ہو چکی ہے اور وہ کسی کو بھی نہیں پہچانتے۔

میرے شوہر کی گریجویٹی کے پیسے سب میں تقسیم کر دیے گئے ہیں۔ ان کی والدہ نے اپنا حصہ لے لیا، جبکہ میرے سسر کا حصہ ابھی میرے پاس ہے۔ میرا دیور اپنے والد کی تنخواہ وصول کرتا ہے اور والدہ کو دیتا ہے۔ یعنی میرے سسر کے بینک اکاؤنٹ کی دیکھ بھال اور لین دین وہی کرتا ہے۔ میں اس سال پاکستان گئی تو اپنی ساس کو قطر کے گھر کے سامان وغیرہ کے پیسے دیے۔ میری نیت یہ تھی کہ پہلے والدہ کو دوں، پھر کچھ پیسے جمع کر کے والد کو دوں گی۔ لیکن والدہ نے کہا کہ گھر کا سامان، ساری چیزیں، گاڑی اور زیور ہم نے تمہارے بچوں کو دے دیے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ ابا کی طرف کے پیسے بھی بچوں کو دیتی ہیں اور یہ سب وارثوں کی طرف سے دیتی ہیں۔ میرے دیور کا کہنا ہے کہ چونکہ ابا حیات ہیں، اس لیے ان کے بچے بھی اس میں شامل ہونے چاہئیں۔

اسلام اس بارے میں کیا کہتا ہے، اور اس صورتِ حال میں شرعی طور پر کیا طریقہ ہونا چاہیے؟

دارالافتاء
مدرسہ عارف العلوم (رجسٹرڈ)
ایس ٹی ۱۱، میٹروول ۳، اسکیم ۳۳
گلشن اقبال، کراچی

الجواب حامداً و مصلیاً و مسلماً

صورت مسؤلہ میں سائلہ کے شوہر کا انتقال ہو چکا ہے اور مرحوم شوہر کے ورثاء میں ان کے والدین بھی شامل ہیں۔ سائلہ نے اپنے شوہر کے ترکہ میں سے ان کی والدہ کا حصہ ان کے قبضہ میں دیا تو انہوں نے سائلہ کے بچوں کے لئے اپنا حصہ واپس کر دیا تو ان کا واپس کرنا درست ہے اس لئے کہ وہ اپنے حصے کی خود مالکہ ہیں، اور وارث کا حصہ جب اس کے قبضہ میں دے دیا جائے تو اس کو شرعاً اس بات کا اختیار حاصل ہے کہ وہ اپنے حصہ کا کسی کو بھی مالک بنا دے۔ البتہ ان کی والدہ کا یہ کہنا کہ وہ اپنے شوہر کے حصہ کے پیسے بھی بچوں کو دیتی ہیں یہ

درست نہیں ہے اس لئے کہ وہ اپنے حصے میں شرعاً تصرف کرسکتی ہیں لیکن وہ اپنے مرض الموت میں مبتلا شوہر کے حصے میں تصرف نہیں کرسکتیں، لہذا سائلہ اپنے مرحوم شوہر کے والد کا حصہ ادا کرنے کی پابند ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

وَعَنْ أبي حرَّة الرقاشِي عَنْ عَمه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: «أَلا تَظْلِمُوا أَلَا لَا يَحِلُّ مَالُ امْرِءٍ إِلَّا بِطِيبِ نَفْسٍ مِنْهُ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَالدَّارَقُطْنِيّ فِي الْمُجْتَبى

(مشکوۃ المصابیح، کتاب البیوع باب الغصب والعاریۃ، الفصل الثانی 2/889 رقم 2946 ط المکتب الاسلامی)

جامع الفصولین میں ہے:

لو قال وارث تركت حقي لا يبطل حقه إذ الملك لا يبطل بالترك والحق يبطل به

(الفصل الثامن والعشرون فی مسائل الترکۃ والورثۃ والدین 2/40 ط اسلامی کتب خانہ)

درالحکام فی شرح مجلۃ الاحکام میں ہے:

الْمَادَّةُ (1192) - (كُلٌّ يَتَصَرَّفُ فِي مِلْكِهِ كَيْفَمَا شَاءَ).

(الکتاب الاول، الباب الثالث، الفصل الاول 3/201 ط دار جیل)

فتاوی شامی میں ہے:

(وَتَتِمُّ) الْهِبَةُ (بِالْقَبْضِ) الْكَامِلِ (وَلَوْ الْمَوْهُوبُ شَاغِلًا لِمِلْكِ الْوَاهِبِ لَا مَشْغُولًا بِهِ) وَالْأَصْلُ أَنَّ الْمَوْهُوبَ إنْ مَشْغُولًا بِمِلْكِ الْوَاهِبِ مُنِعَ تَمَامَهَا.

(کتاب الھبۃ 5/690 ط سعید)

واللہ سبحانہ وتعالی اعلم بالصواب

دار الافتاء

مدرسہ عارف العلوم رجسٹرڈ کراتشی پاکستان

دار الافتاء
مدرسہ عارف العلوم ٹرسٹ
ایس بی ۱۱، میٹرو ول ۲، اسکیم ۳۳
گلشن اقبال، کراچی